حافظ عباد اللہ لاہور

# مناسک حج

عازمین حج گھر سے رخصت ہونے سے قبل دو رکعت نفل ادا کرتے ہیں۔ جب ان کا جہاز کامران سے گزرتا ہوا "یلملم" کے میقات کے محاذ سے گزرتا ہے۔ اس وقت بھی خوشبو وغیرہ لگا کر دو رکعت نفل نماز ادا کی جاتی ہے اور دو سفید ان سلی چادروں کا احرام باندھ لیا جاتا ہے۔ احرام باندھنے کے بعد طواف کعبہ نصیب ہونے تک یہ دعا بکثرت پڑھی جاتی ہے۔

لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک لبیک۔

## مسجد حرام میں داخل ہونے کی دعا

اللھم افتح لی ابواب رحمتک۔

باب السلام مسجد حرام کا ایک دروازہ ہے۔ اس دروازے سے رسول اللہ ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے تھے۔ یہاں پہنچ کر یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم زد ھذا البیت تشریفا و تعظیما و تکریما و مھابة و برا و زد من شرفه و کرمه ممن حجه او عتمره تشریفا و تعظیما۔

## طواف

بیت اللہ کا طواف حجر اسود کے بوسے سے شروع کیا جاتا ہے۔ دوران طواف ہر قسم کی دعا مانگی جا سکتی ہے۔ یہ مقام قبولیت ہے۔ رکن یمانی پر پہنچ کر اسے ہاتھ سے چھو کر یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

بسم اللہ اللہ اکبر اللھم انی اسئلک العفو والعافیة فی الدنیا و الاخرہ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار۔

پہلا طواف کرتے وقت پہلے تین چکروں میں "رمل" کرتے ہیں یعنی کندھے ہلاتے ہوئے تیز چلتے ہیں اور باقی چار چکروں میں آہستہ چلنے کا حکم ہے نیز احرام کی اوپر والی چادر بغل کے نیچے سے نکال کر اس کو دونوں طرف بائیں کندھے پر ڈال لیا جاتا ہے۔ طواف کرتے وقت ایسا کرنا مسنون ہے۔ اس کو "اضطباع" کہتے ہیں۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھتے ہیں۔ یہ مقام بھی قبولیت کا ہے۔ یہاں بہت خشوع و خضوع سے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ مقام ابراہیم سے فارغ ہو کر "ملتزم" پر آتے ہیں۔ یہ جگہ خانہ کعبہ کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان ہے۔ حضور ﷺ نے بشارت دی ہے کہ اس جگہ پر جو دعا مانگی جائے گی شرف قبولیت سے نوازا جائے گا۔

آب زم زم پینے سے قبل یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

اللھم انی اسئلک علما نافعا و رزقا و اسعا و شفاء من کل داء۔

مسجد الحرام سے باب الصفاء کے راستے باہر نکلتے ہیں اور سیدھا صفا پہاڑی پر چڑھ جاتے ہیں اور قبلہ رخ ہو کر دعا کی جاتی ہے پھر مروہ کی طرف دوڑ کر چڑھتے ہیں اور دعا کی جاتی ہے۔

## روانگی حج

آٹھویں ذی الحجہ کو لوگ جہاں بھی ٹھہرے ہوں وہیں سے منیٰ کی طرف احرام باندھ کر لبیک کہتے ہوئے چل نکلیں۔ یہاں ایک دن اور ایک رات رہنا پڑتا ہے۔ نویں ذوالحجہ کی صبح کو سورج نکلنے سے کچھ دیر بعد منیٰ سے روانگی ہو جاتی ہے۔

## مسجد نمرہ

منیٰ سے مسجد نمرہ کو جاتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہونے سے قبل غسل مسنون ہے۔ غسل کے بعد امام کا خطبہ سنا جاتا ہے اور اس کے ساتھ مسجد میں ظہراور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے حاجتیں مانگی جاتی ہیں۔

## عرفات سے مزدلفہ

سورج کے کامل طور پر غروب ہونے کے بعد عرفات سے بغیر نماز مغرب پڑھے مزدلفہ کو زائرین روانہ ہوتے ہیں۔ راستے میں لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اور لبیک کی صدائیں فضاء بسیط میں بلند ہو کر ایک عجیب کیفیت پیدا کرتی ہیں۔ میدان مزدلفہ میں اتر کر تمام کاموں

سے قبل اذان و تکبیر کہہ کر پہلے نماز مغرب صرف تین رکعت پھر تکبیر کہہ کر نماز عشاء صرف دو رکعت اور وتر پڑھی جاتی ہے۔

## مشعر الحرام

نماز فجر کے بعد قبلہ رخ ہو کر نہایت تضرع و عاجزی اور گریہ زاری سے تکبیر، تہلیل، تمہید، تسبیح اور دعائیں پڑھتے ہیں اور یہ بھی مقام قبولیت ہے۔

## مزدلفہ سے روانگی

طلوع آفتاب سے پہلے یہاں سے روانہ ہوتے ہیں، راستے میں دعا، ذکر اور لبیک کی دل نواز صدائیں اٹھتیں ہیں۔ منیٰ کے قریب یہ راستہ فراخ ہو جاتا ہے۔ راستے میں دعا، ذکر اور لبیک کی دل نواز صدائیں اٹھیں ہیں۔ منیٰ کے قریب یہ راستہ فراخ ہو جاتا ہے۔ راستے میں بجری بکثرت ہوتی ہے۔ اس جگہ کا نام وادی محسر ہے۔ یہاں سے چنے کے برابر کنکریاں اٹھائی جاتی ہیں۔

## جمرہ عقبہ کو رمی

منیٰ کے قریب "جمرہ عقبہ" کی طرف "لبیک لبیک" کہتے ہوئے جاتے ہیں۔ یہ سب سے آخر میں بیت اللہ کی طرف ہے۔ یہاں آ کر لبیک ترک کر دیتے ہیں اور جمرہ عقبہ کے سامنے نیچے کھڑے ہو کر بیت اللہ کو بائیں طرف منیٰ کو دائیں طرف کرکے سات کنکریاں اس طرح پھینکی جاتی ہیں۔ ہر کنکر مارنے سے پہلے "اللہ اکبر اللھم اجعلہ حجا مبرورا و سعیا مشکورا و ذنبا مغفورا" پڑھا جاتا ہے۔ جمرہ عقبہ شیطان کی اس جگہ کا نام ہے جس پر وہ غائب ہوا تھا اور یہ تین جگہ ہیں:

(۱) جمرہ اولیٰ
(۲) جمرہ وسطیٰ
(۳) جمرہ عقبیٰ

ان جمرات پر کنکریاں مارنے کا نام رمی ہے۔ رمی کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے زوال تک ہے۔ مجبورا بعد زوال بھی جائز ہے۔ رمی کے بعد قربانی کرنی چاہئے۔ اس کے بعد مرد حجامت کرائے، سارا سر منڈوائے۔

## طواف افاضہ

یوم نحر کو حجامت وغیرہ سے فارغ ہو کر بیت اللہ شریف میں بہ نیت طواف افاضہ جس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں آتے ہیں اور کوشش کی جاتی ہے کہ نماز ظہر مکہ میں پڑھی جائے اور پہلے طواف افاضہ کرکے پھر صفاء مروہ کی سعی کرکے پھر آب زمزم پی کر منیٰ کو واپس چلے جاتے ہیں۔

## گیارہ سے تیرہ ذوالحجہ تک رمی

بعد زوال قبل نماز ظہر جمرہ اولیٰ سے رمی شروع کرتے ہیں۔ جمرہ اولیٰ کے سامنے اور نزدیک کھڑے ہو کر ہر کنکری پر اللہ اکبر پڑھ کر سات کنکریاں مارتے ہیں۔ پھر پیچھے ہٹ کر جمرہ ہذا کو پس پشت ڈال کر روبہ قبلہ کھڑے ہو کر حمد و ثناء و تسبیح و تہلیل و تکبیر پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ اسی طرح جمرہ وسطیٰ پر بھی اسی طرح کنکریاں مار کر فورا واپس ہو جاتے ہیں۔ پھر منیٰ کو تیرہ (۱۳) ذی الحجہ سے رمی کرتے ہوئے کوچ کرتے ہیں۔ بارہ تاریخ کو بھی کوچ کی اجازت ہے لیکن اس صورت میں بارہ تاریخ کو بجائے سات سات کے چودہ چودہ ہر جمرہ پر کنکریاں مارنی پڑھتی ہیں۔

## طواف وداع

یہ طواف بیت اللہ سے رخصت کے وقت کیا جاتا ہے۔ جملہ کاموں سے فارغ ہو کر چلتے وقت بہ نیت طواف وداع طواف کرکے کعبہ کے دروازہ ملتزم اور چاہ زمزم پر دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے بعد آب زمزم پی کر حجر اسود کا بوسہ لیتے ہی فورا" رخصت ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے لوگ روانہ ہو جاتے ہیں اور حرم نبویؐ میں حاضری دیتے ہیں۔

## امید کا آخری سہارا

مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ اس چشمہ حیات پر پہنچیں جہاں ان کی پیاس اور تشنہ کامی کے لئے کافی سامان راحت موجود ہے تو ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ آج تمام عالم میں صرف ایک ہی ہاتھ ہے جو ان کی رہنمائی کر سکتا ہے اور ایک ہی چشم نگران ہے جو لغزشوں سے ان کو بچا سکتی ہے اور وہ وہی ہے جو کبھی (کوہ سینا) پر تجلی حق بن کر چمکی، کبھی (فاران) کی چوٹیوں پر برابر رحمت بن کر نمودار ہوئی۔ کبھی غار ثور میں "لا تحزن ان اللہ معنا" کی صدا میں تھی۔ کبھی بدر کے کنارے "ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم" کے پیغام میں تھی اور کبھی احد کے دامن میں "وکان حقا علینا نصر المومنین" کی بشارت تھی اور آج بھی بدعات و محدثات اور فسق و فجور کی تاریکیوں میں مسلمانوں کا راہ بھولا ہوا قافلہ اگر صراط مستقیم پر گامزن ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے اس عالم یاس و ناامیدی میں امید کا آخری سہارا اور بحر ظلمات کی تاریکیوں میں روشنی کا ایک ہی مینار ہے جس سے وہ اپنا کھویا ہوا راستہ تلاش کر سکتے ہیں۔

(حضرت مولانا سید داؤد غزنوی)